

132432 - فجر کی سنتوں کے ساتھ تحیة المسجد بھی ادا کرے یا صرف سنتوں پر ہی اکتفا کرے؟

سوال

طلوع فجر کے بعد مسجد میں داخل ہونے والے کے لیے کیا حکم ہے؟ کیا تحیة المسجد کی دو رکعات ادا کرے یا صرف فجر کی سنتیں ہی ادا کرے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

"افضل یہی ہے کہ فجر کی دو سنتوں پر اکتفا کرے، یہی دو رکعت تحیة المسجد کے قائم مقام بھی ہو جائیں گی، بالکل ایسے ہی جیسے فرض رکعات تحیة المسجد کے قائم مقام ہو جاتی ہیں، چنانچہ اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور جماعت کھڑی ہو تو انہی کے ساتھ شامل ہو جائے تو اس کی فرض نماز تحیة المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی۔ تو شرعی حکم یہ ہے کہ نماز پڑھ کر ہی بیٹھے [چاہے نفل پڑھے یا فرض]، اگر یہ شخص فجر کی سنتیں پڑھ لیتا ہے تو کافی ہے، اور اگر جماعت کھڑی ہو تو فرض نماز تحیة المسجد سے کافی ہو جائے گی۔

اور اگر دونوں ہی پڑھ لے یعنی تحیة المسجد الگ ادا کرے اور پھر فجر کی سنتیں ادا کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس طرح نہ کرنا زیادہ بہتر ہے، افضل اور اچھا عمل یہ ہے کہ صرف فجر کی سنتیں ادا کرے؛ کیونکہ یہ سنت مؤکدہ ہیں اور تحیة المسجد کی جگہ صرف انہی دو رکعتوں پر اکتفا کرے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فجر کی اذان کے بعد صرف فجر کی دو سنتیں ہی ادا کیا کرتے تھے، اس لیے افضل یہی ہے کہ آپ دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں؛ کیونکہ جب آپ فجر کی سنتوں کی نیت سے یہ دو رکعت ادا کریں گے تو یہ تحیة المسجد سے بھی کافی ہو جائیں گی۔

لیکن اگر وہ شخص فجر کی سنتیں اپنے گھر میں ادا کرے اور پھر مسجد میں آئے اور ابھی نماز کھڑی نہ ہوئی ہو تو پھر یہ شخص مسجد میں بیٹھنے سے پہلے تحیة المسجد ادا کرے گا؛ کیونکہ اب اس پر فجر کی سنتیں نہیں ہیں؛ کیونکہ اس نے فجر کی سنتیں پہلے گھر میں پڑھ لی ہیں اس لیے اب تحیة المسجد پڑھ کر مسجد میں بیٹھے۔ " ختم شد

سماحة الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز رحمه الله

فتاوی نور علی الدرب (2/878)